اخلاق عالیہ ،تواضع وانکساری ،صبروتحمل ،احسان وکرم گستری، شفقت ورحمت، عفوودرگزر، جرأت ایمانی اور حق وصداقت کیلئے اولوالعزمی، عمل وعلم میں کمال امتیاز، استغناء وسیرچشمی وغیرہ نے ہر کہ ومہ، دوست، دشمن، اپنے اور غیر سب ہی سے اپنالوہا منوایا۔کمال یہ تھا کہ صفات حمیدہ میں رسوخ نے وہ طبعی کیفیت حاصل کرلی تھی کہ کبھی بھی انکی نمود وظہور میں تکلف کا شائبہ کسی کو محسوس نہ ہوتا تھا۔ایک طرف وہ عالم بے بدل تھے اور مسند علم پر علمی تحقیقات سے تشنہ گان علوم کو سیراب فرماتے تھے تو دوسری طرف شیخ وقت اور مرشد کامل تھے کہ طالبین کو تعلق مع اللہ کی دولت سے مالا مال فرمایا کرتے تھے۔ پھر ان عظیم دینی اور روحانی خدمات کیساتھ انہوں نے پاکستان میں نظام اسلام کے قیام کیلئے مملکت خداداد اور پاکستان کے تحفظ واستحکام کیلئے جوگرانقدر خدمات انجام دیں پاکستان کا ہر ذی شعور شہری اس سے بخوبی واقف ہے اور اسمبلی کا ریکارڈ اس کیلئے شاہد عدل ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے آثار علمیہ اور دارالعلوم حقانیہ کے فیوض وبرکات کوتادیر قائم ودائم رکھیں اور آپ حضرات کو ان کا صحیح جانشین بنائیں۔آمین''۔(مکاتیب مشاہیر، ج۴:ص۱۰۳۹)

حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ کے تلامذہ میں بڑے بڑے اصحاب علم ودانش ،جید مدرسین، نامور محدثین اور اعلیٰ پائے کے مصنفین شامل ہیں، جو ان کی عظمت اور قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ع ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

اس قحط الرجال کے دور میں ایسے یادگارِ اسلاف، گوہر آبدار اور درشاہسوار کا بچھڑنا عالم اسلام بالعموم اور برصغیر کے لئے بالخصوص ایک بہت بڑا المیہ اور عظیم سانحہ ونقصان ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی ان جلیل القدر خدمات کے صلہ میں جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے جانشینوں مولانا ڈاکٹر عادل خان، مولانا عبید اللہ خالد، دیگر نسبی اور روحانی پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کی برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، دارالعلوم حقانیہ اور ادارہ الحق اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دارالعلوم میں مرحوم کی یاد اور ایصال ثواب کے لئے تعزیتی اجتماع بھی کیا گیا......

داغِ فراق صحبتِ شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

انٹرنیشنل تحریک ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کی جدائی

قرب قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علمائے ربانیین زمین سے آہستہ آہستہ اٹھائے جائیں گے، صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان مرقدہ کے سانحہ کے دوسرے روز ایک اور جانکاہ حادثے نے اہل اسلام کو قلوب کو ہلا کر رکھ دیا، یہ پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کی اچانک وفات کی خبر تھی، جو اصلاحی اور تبلیغی دورہ کے سلسلے میں افریقہ تشریف لے گئے تھے اور دوران پرواز ان کی

طبیعت ناساز ہوگئی ،انہیں ایئرپورٹ سے سیدھا ہسپتال منتقل کیا گیا،تحریک ختم نبوت پر آپ تن من اور دھن سے فدا تو تھے ہی، مرنا بھی اسی مقصد کیلئے آپ کو دیار غیر میں نصیب ہوا اور وہیں پہ انہوں نے جان جاں آفریں کے سپرد کردی......

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

حضرت مرحوم ایک باکمال علمی و روحانی شخصیت تھے،آپ انتہائی متواضع ،منکسرالمزاج ،نرم خو طبیعت کے مالک تھے، زندگی بھر حرمین شریفین اور دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرور فضاؤں میں بسر کی اور زندگی کی آخری سانس تک تحفظ ختم نبوت کی مقدس تحریک کی خدمت میں مصروف عمل رہے۔آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے خلیفہ مجاز تھے،طریقت ،سلوک واحسان اور تبلیغ آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا،اس کے ساتھ ساتھ حدیث کا درس بھی زندگی بھر دیتے رہے، کئی اہم دینی کتابوں کے مصنف ومؤلف بھی تھے،خصوصاً اپنے شیخ اور برصغیر کے عظیم محدث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی عظیم علمی تحقیقات اوجزالمسالك شرح موطا امام مالك،لامع الداری، کنز المتواری شرح صحیح البخاری سمیت دیگر اہم کتابوں کو اپنے تعلیقات کے ساتھ عالم عرب میں شائع فرمایا۔

حضرت مکیؒ شرعی علوم کے ساتھ ساتھ جادۂ سلوک واحسان کے بھی راہی تھے۔گویا شریعت اور طریقت کے مجمع البحرین تھے۔حضرتؒ کی اچانک رحلت سے علم وفضل کی مسند ویران ہوگئی اور مدرسہ خانقاہ کی رونقیں ماند پڑ گئیں، اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے دعوتی واصلاحی اسفار بھی جاری رکھتے۔حضرت مولاناؒ حجاز مقدس میں چند بچے کھچے مقیم پاکستانی اکابر علماء کے سرخیل اور نمائندے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان اور دنیا بھر میں حرمین شریفین کے سفیر اور رابطہ کار کا کام بھی آپ دے رہے تھے۔ہائے افسوس! دیارِ حرم میں علمائے دیوبند کے بہت بڑے ترجمان، نمائندے اور دعا گو سے ہم سب محروم ہوگئے۔حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ،حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور دارالعلوم حقانیہ سے انہیں خاص عقیدت ومحبت تھی،عمر بھر اسی محبت کا بھرم نبھاتے رہے،ابھی پچھلے سال ہی دارالعلوم حقانیہ میں تشریف لائے تھے،اور ایوان شریعت ہال میں دارالعلوم کی عظمت اور خدمات پر ایک جامع خطاب فرمایا اور طلباء کو اجازت حدیث بھی عطا کی۔دارالعلوم میں اس آخری ملاقات کے موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ اپنی گہری عقیدت ومحبت کا اظہار اس طرح فرمایا کہ رخصت ہوتے ہوئے جھک کر حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے دونوں ہاتھوں کو بوسے دیئے، حالانکہ خود بہت بڑے عالم دین اور ساتھ ساتھ بڑے پیر ومرشد بھی تھے،لیکن بڑے لوگوں کے اوصاف بھی بڑے ہوتے ہیں۔آپ کا پہلا نماز جنازہ افریقہ میں ادا

ہوا،اور ختم نبوت کے اس پروانے کا جسد خاکی مدینہ منورہ پہنچایا گیا جس کے تحفظ اور عقیدے کا پیغام زندگی بھر آپ نے شہر شہر،قریہ قریہ بلکہ افریقہ کے صحراؤں تک پہنچایا۔ماشاء اللہ موت بھی اس مسافر حق کو اس صورت آئی کہ آپ ختم نبوت کے پیغامبر کی حیثیت سے حالتِ سفر میں تھے۔چنانچہ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا کے مصداق آپ کا جسدِ اطہر جمعرات کی رات کو پہنچ گیااور صبح مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد جنت البقیع میں اس ختم نبوت کے سچے داعی،امین،مبلغ ، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم،اہل بیت کرامؓ کی کہکشاؤں اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ماہ پاروں کے جھرمٹ سے مرصع مبارک قبرستان میں ہزاروں علماء،صلحاومعتمرین کے ہاتھوں سپردِ خاک کردیئے گئے،وہ جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے پہلے ہی اپنی زندگیاں نچھاور کی تھیں،عجب نہیں کہ رحمت للعالمین شفیع المذنبین آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بڑھ کر اپنے قابل فخر غلام کا استقبال بڑے پرتپاک سے کیا ہوگا اور انہیں ابدی مسرتوں اور سرمدی لذتوں کی بشارت دی ہوگی۔ ع خدارحمت کندایں عاشقان پاک طینت را

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔دارالعلوم حقانیہ آپ کے پسماندگان اور انٹرنیشنل تحریک ختم نبوت کے عہدیداروں کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اعظمیؒ کی رحلت

ہندوستان سے اس اندوہناک حادثہ کی خبر نے پاکستان کے دینی حلقوں اور مدارس کے علماء وطلباء کوحزن وغم میں ڈبو دیا کہ ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اعظمیؒ بھی طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ بلند پایہ محدث،بہترین مدرس اور مستجاب الدعوات اکابرین میں سے تھے،آپ سادہ مزاج،متواضع اور منکسرالمزاج انسان تھے،حضرت دارالعلوم دیوبند کی مسند حدیث پر تقریباً ۴۳ برس تک رونق افروز رہے اور بھی کئی اہم دیگر مدارس میں اپنی شاندار تدریسی خدمات سرانجام دیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت قبولیت اور ہردلعزیزی عطا فرمائی تھی،۱۱راپریل ۲۰۰۱ء کو دارالعلوم دیوبند کے اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ جامعہ حقانیہ بھی تشریف لائے تھے،اس وفد میں امیر جمعیت علماء ہند حضرت مولانا اسعد مدنیؒ ، دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمانؒ،حضرت مولانا محمد عثمان،حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی صاحبان بھی ہمراہ تھے۔آپ نے جامعہ حقانیہ کے دارالحدیث میں طلباء کا اجازت حدیث بھی عطا فرمائی تھی۔ دارالعلوم حقانیہ میں ان کی وفات پر تعزیتی اجتماع اور قرآن خوانی کی گئی۔